© rasailojaraid.com

جلیانوالہ باغ کیس کی یاد تازہ کر دی انگریز نے ہندوستانیوں سے اس لئے انتقام لیا تھا کہ ہندوستانی اس کے نزدیک سی کلاس کا نمائندہ تھا اور اس نے ایک فرنگی زادی کا نشہ ہرن کر دیا تھا اس کے سوا اس کا بھی کوئی قصور نہیں تھا اور وہ فرنگی زادی بھی کوئی عفیفہ و پارسا نہ تھی اور نہ ہی وصل کی لذتوں سے ناآشنا!

روس کا ارتحال

۱۹۱۷ء میں منیشویک میں انقلاب کو بالشویک انقلاب میں تبدیل کرنے والے ۱۹۹۱ء میں صفحۂ ہستی سے مٹ گئے تب ٹراٹسکی کو سٹالین اور لینن نے سکرین سے ہٹایا تھا اب یلسن نے گورباچوف کو اعزاز کے ساتھ دفنا دیا ہے کریملن کے گنبد سے درانتی ہتھوڑے والا سرخ فلیگ اتار دیا گیا ہے اب یہاں کوئی نہیں، کوئی نہیں آئیگا، کوئی کمیونسٹ نہیں آئیگا کمیوزم نے انسان کو ارتقا و بقا کی بجائے تنزل، بھوک، درندگی اور وحشت دی ہے۔ بھوک دور کرنے اور معاشی خوشحالی کیلئے جو انقلاب برپا کیا گیا تھا وہ پھر بھوک افلاس اور قلاشی کی زد پہ لا کر کریملن کے سامنے بیچ چوراہے کے ہٹنخ دیا گیا ہے روس میں پھر وہی صورت حال ہے جو پہلے کبھی تھی سیاسی طالع آزما پھر "اصلاحات" کے نام پر برسرِ اقتدار ہیں اور عوام رو بہ زوال، جس مذہب کو افیون کہا گیا، معبد مقفل کئے گئے یا اصطبل اور شراب خانے بنا دیئے گئے تھے آج پھر وہی دین، اہل اسلام کے دلوں میں اٹھکیلیاں کر رہا ہے۔ ان اہل اسلام کے نزدیک معاشی بدحالی کا علاج اللہ و رسول کی اطاعت ہے اعمال نبوی پر عمل مسلسل ہے وہ گردشِ ایام کو اپنے روشن ماضی کی طرف لوٹا رہے ہیں گزشتہ دنوں شیخ عبدالقادر مرغیلانی سے ہمارے ایک ثقہ ساتھی کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ انہیں مرغیلان اور بخارا جاتے ہوئے دوسرا سال ہے اس سال انشاء اللہ حج بیت اللہ کیلئے ۵۰۰۰ مسلمان آئیں گے اور یہ تمام صورتحال افغانستان میں جہاد اسلامی کا نتیجہ ہے جو کفار کے حق میں منفی ہے اور مسلمانوں کے حق میں مثبت۔ اس کے ساتھ ہی سب سے اہم بات جو پاکستانی حکمرانوں کیلئے انتہائی فکر کی بات ہے وہ یہ کہ روس کی تمام مسلم ریاستوں کو فوراً تسلیم کر کے ان کے ساتھ اقتصادی تعاون کیا جائے اور دینی وفود سرکاری سطح پر بھیجے جائیں اور اس بات کو بین الاقوامی سطح پر لے جایا جائے کہ روسی اسلحہ اور تیل پر یہودی و نصرانی قبضہ نہ کر پائیں۔

جسٹس کار نیلیس آنجہانی

پاکستان میں عدل و انصاف کے سب سے بڑے عہدے پر متمکن ہونے والا ایک عیسائی جس نے بائبل کی ہدایات اور احکام پر عمل کرتے ہوئے اپنے عہد میں بہت منصفانہ فیصلے کئے اور بڑا نام پایا اب وہاں جا چکا ہے جہاں اسے بھی ایک عظیم و لازوال عادل و منصف کے حضور پیش ہونا ہے آہ! اتنا منصف مزاج جج اپنی ذات کے ساتھ انصاف نہ کر سکا کار نیلیس آج جہاں ہے وہاں محمد رسول اللہ کی حکمرانی ہے وہاں فیصلے آپ کی شریعت کے مطابق ہوں گے وہاں کا انصاف توحید پر مبنی ہے کار نیلیس اپنے دامن میں تثلیث کے سوا کچھ بھی نہیں رکھتے ان کے بعد آنے والے بہت سے جج چلے گئے اور بہت سے برسرِ کار ہیں انہیں اس حادثہ سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے کہ جہاں کار نیلیس پہنچے ہیں اور بڑا نام کما کے پہنچے وہیں موجودہ ججز کو بھی جانا ہے اور وہاں بڑا نام نفع نہیں دیگا بڑا کام نفع دیگا جو توحید رسالت ختم نبوت اور قیامت کی بنیادوں پر تعمیر ہوتا ہے

© rasailojaraid.com